REGD No. L. 5254

298

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ۔

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۴/۹ | ۳۱ فتح ۱۳۳۴ ہش | ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۳۰ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر کبھی کبھی اعصابی بے چینی اور سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور رات کو اکثر بے خوابی رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت کسی قدر بہتر ہے۔ اور روزانہ ٹیکہ کے ذریعہ طبیعت میں سکون پیدا کیا جاتا ہے۔ لاہور کے ڈاکٹروں نیز جلسہ کے موقعہ پر آنے والے احمدی ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ چونکہ ابھی تک تشخیص مکمل نہیں ہو سکی۔ اس لئے کراچی لے جا کر علاج کرانا چاہیئے۔ احباب کرام خصوصی دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم ملک عزیز احمد صاحب کا گزشتہ دنوں میو ہسپتال میں انتڑیوں کے سرطان کا اپریشن ہوا ہے۔ اسی طرح مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا بھی کافی عرصہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام دونوں بزرگوں کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کے چونسٹھویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

بالمواجہ دینی علوم اور عرفان و ایقان کا حصول تعلقات اخوت کا ترقی پذیر استحکام

یاتینک من کل فج عمیق کی عملی تفسیر اور اس کا پُر کیف مشاہدہ

امسال ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ حسب معمول ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء سے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء تک جاری رہنے کے بعد بدھ کی شام کو اختتام پذیر ہو گیا۔ جلسہ میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے قریباً پچاس ہزار احمدی احباب اور بہنوں کے علاوہ چین۔ انڈونیشیا۔ عدن شام فلسطین مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ ماریشس۔ امریکہ۔ ڈچ گی آنا۔ اور ٹرینیڈاڈ کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں اس مبارک اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور حیدر آباد دکن کے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے جرمن ماہر Dr. Fritz Karl Stiller نے بھی جو امداد باہمی کے امور سے متعلق حکومت پاکستان کو مشورہ دینے کے لئے لاہور آئے ہوئے ہیں اپنے طور پر ان ایام میں ربوہ آکر جماعت احمدیہ کے اس سالانہ اجتماع میں جو گزشتہ ۶۵ سال سے منعقد ہو رہا ہے۔ گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

علم و معرفت کا حصول اور اجتماعی ذکر الٰہی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ دستور کے مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو پیر کے روز ۹½ بجے کے قریب جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جو نصرت گرلز ہائی سکول کی زیر تعمیر عمارت کے احاطہ میں بنائی گئی تھی اپنے افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسے کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ تین روز تک چھ مختلف اجلاسوں میں دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے شمع احمدیت کے ہزارہا پروانوں نے مختلف دینی اور علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سنیں۔ نیز وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات سے مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات اور نصائح سننے کا ایک بار پھر شرف عطا فرمایا۔ اور وہ اس طرح بالمواجہ دینی علوم اور عرفان و ایقان سے بہرہ یاب ہوئے۔ انہوں نے یہ بابرکت ایام تقاریر سننے کے علاوہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کئے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ مسجد مبارک میں التزام کے ساتھ باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع اور درد و سوز کے ساتھ غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور اس طرح ربوہ کی سرزمین اجتماعی ذکر الٰہی سے اس طور پر معمور رہی کہ اس کی خاک پاک کا ذرہ ذرہ یسبح للہ ما فی السمٰوات والارض کا مصداق نظر آنے لگا۔

جذبۂ شوق اور اشتیاقِ ملاقات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے با صحت واپسی کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا جس میں شمع احمدیت کے پروانوں کو اپنے آقا اطال اللہ بقاءہ کی زیارت اور بصیرت افروز تقاریر سننے کا موقعہ میسر آ رہا تھا۔ اس لئے احباب جماعت امسال خاص جذبہ شوق اور اشتیاق ملاقات کے تحت اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے مرکز سلسلہ میں کھچے چلے آئے۔ ان ایام میں ربوہ کی مقدس بستی جس کی بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے ساڑھے چھ سال قبل ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ رکھی تھی۔ ثم ادعھن یاتینک سعیا کی عملی تفسیر کا پُر کیف منظر پیش کر رہی تھی۔ مسیح محمدی کے روحانی پرندے دنیا کے دور دراز کونوں سے دیوانہ وار یہاں آ جمع ہوئے۔ وہ سفر کی صعوبت اور سردی کی شدت کے باوجود آئے۔ اور اس قدر کثیر تعداد میں آئے۔ کہ یہ حقیقت دنیا پر ایک دفعہ پھر آشکار ہو گئی۔ کہ الٰہی وعدوں اور آسمانی نو[illegible] نشانوں کے عین مطابق اس مبارک اجتماع کی مقبولیت۔ رونق اور کامیابی میں بفضلہ تعالیٰ سال بہ سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔ اجتماعی دعاؤں اور ذکر الٰہی کا یہ روحانی ماحول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی زندہ تصویر نظر آ رہا تھا۔

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔"

(اس مبارک اجتماع کی کسی قدر مفصل کارروائی الفضل میں بالاقساط شائع کی جا رہی ہے۔ آج کے پرچہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر اور پہلے اجلاس کی روداد کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء

قومی اخلاق اور اسلامی قانون

حال ہی میں مودودی صاحب نے جو لاہور میں ایک لمبی چوڑی تقریر کی ہے۔ اس کا اکثر حصہ ایسی باتوں پر مشتمل ہے۔ جس کو تحصیل حاصل کہا جا سکتا ہے۔ اس میں آپ نے سیاست کے تعلق میں پاکستان کے اندرونی اور بیرونی مسائل پر جو تنقید فرمائی ہے۔ ہمیں اس کے متعلق کچھ اس وقت کہنا نہیں ہے۔ البتہ آپ نے قومی اخلاق کے متعلق یا اسلامی قانون کے نفاذ کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ ہمیں اس کے متعلق بعض باتیں عرض کرنا ہے۔ چنانچہ آپ نے قومی اخلاق کے متعلق فرمایا ہے۔

"اخلاقی کمزوری سارے ملک میں وبا کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ہماری ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی اخلاقی کمزوری ہے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

آپ نے یہ بات مجمل طور پر نہیں کہی۔ بلکہ اس کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔ آپ نے مجلس دستور ساز کے ارکان۔ اخبار نویسوں۔ حکومت کے کارپردازوں۔ کارخانہ داروں۔ تاجروں زمینداروں۔ نوجوان نسل۔ عوام الناس۔ الغرض مسلمانوں کے کسی طبقہ کو نہیں چھوڑا۔ جس کو مجسمہ بدی نہ بتایا ہو۔ علمائے کرام کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"مذہبی پیشواؤں میں الحمدللہ ایک قلیل تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے۔ جو متشرع ہیں اور دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ان میں ایک کثیر تعداد مذہبی تاجروں کی ہے۔ دوسرے لوگ تو فی سبیل الشیطان جہاد کرتے ہیں۔ اور یہ حضرات فی سبیل اللہ فساد کرتے ہیں۔"

(روزنامہ تسنیم ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

الحمدللہ کہ چند علمائے کرام جن کا تعین زیر نہ سہی۔ مودودی صاحب کے خیال میں بھی ایسے ہیں۔ جو متشرع ہیں۔ یہ شاید وہی ہوں گے جو آپ کی جماعت میں شامل ہیں۔ ورنہ...... مودودی صاحب نے سارے کے سارے مسلمانوں کو اخلاق سے مبرا قرار دینے میں غلطی کی ہے۔ یا ٹھیک کیا ہے۔ ہمیں اس پر محاسبہ کرنا نہیں ہے۔ یہ مودودی صاحب اور پاکستان کے عوام کا براہ راست معاملہ ہے۔ وہ جانیں اور وہ جانیں۔ لیکن ہمیں اس پر حیرت ہے۔ کہ دوسری طرف یہی مودودی صاحب بار بار یہی فرماتے رہتے ہیں۔ کہ یہاں کی ۹۰ فیصد آبادی اسلامی قانون کی حامی ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ یہاں اسلامی قانون رائج ہو۔ اور اگر حکومت نے ایسا قانون نہ بنایا۔ تو یہاں یہ ہو جائیگا۔ اور وہ ہو جائیگا۔ خدا جانے وہ اسلامی قانون کیا ہے۔ جس کی ایسی مبرا از اخلاق قوم خواہشمند ہے۔

یہی نہیں بلکہ مودودی صاحب کے ترجمان اخبارات میں آئے دن مختلف مقامات سے آئے ہوئے اسلامی قانون کے مطالبات بھی کثرت سے چھپتے رہتے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے۔ کہ جب سرکاری حکام سے لے کر عوام الناس تک اور علمائے کرام کی اکثریت کی اخلاقی حالت ایسی ہے۔ جو مودودی صاحب نے بیان کی ہے تو پھر ان کے اخبارات میں جو مطالبات چھپتے ہیں۔ وہ صرف ان معدودے چند لوگوں کے ہاتھ کی صفائی ہے۔ جن کو مودودی صاحب متشرع بیان کرتے ہیں۔ اور حکام کارخانہ داروں زمینداروں۔ تاجروں۔ حکومتی کارپردازوں اور اکثر علمائے کرام کو ان کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اور یہ جو ۳۳ علمائے کرام کی بنیادی قانون کی کمیٹی کی رپورٹ پر ترمیمات شائع ہوئی ہیں۔ یہ محض ایک سیاسی سٹنٹ کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔؟

دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ملک کی یہ حالت ہے۔ جیسی کہ مودودی صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں اگر یکا یک مودودی صاحب کی طرز کا اسلامی قانون ملک پر ٹھونس دیا جائے۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔؟ خود مودودی صاحب نے اپنی اس تقریر میں تسلیم کیا ہے۔ کہ یہاں جو اخلاقی حالت ہے۔ اس کی موجودگی میں بہتر سے بہتر قانون بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"جس ملک کے کارفرما اور کارپرداز اتنے بگڑے ہوئے ہوں۔ کہ رشوت ان کا معمول بن چکا ہو۔ اس ملک میں کونسی اصلاح ممکن ہو سکتی ہے۔ آپ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا قانون بنائیں۔ لیکن اس کا نفاذ تو انہی کارفرماؤں اور کارپردازوں کے ذریعہ ہوگا۔......... آپ اس صورت میں جیسا قانون چاہیں بنائیں۔...... وہ یقیناً فیل ہو جائے گا۔" (روزنامہ تسنیم مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

یہ حالت صرف کارفرماؤں اور کارپردازوں کی ہی نہیں ہے۔ بلکہ مودودی صاحب کے بقول تمام آوے کا آوا ہی خراب ہے۔ حکام سے لیکر عوام الناس تک۔ عالم و فاضل سے لے کر جاہل سے جاہل تک یہی عالم ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر اسلامی قانون ایسے ملک میں ٹھونس کر کیا مودودی صاحب نعوذ باللہ اسلامی قانون کی تضحیک کرانا چاہتے ہیں؟ خود مودودی صاحب نے حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ پر تنقید کرتے ہوئے اپنی تصنیف تجدید و احیاء دین میں فرمایا ہے۔ کہ ان کی ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے عوام کو اسلامی قانون کے لئے پہلے تیار نہیں کیا تھا۔ ان کے اخلاق ویسے نہیں بنائے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

کیا مولانا مودودی صاحب ایسے ملک میں جو بقول ان کے اخلاقی دیوالیہ پن کا مجسمہ ہے۔ اسلامی قانون کو حکومتی سطح پر نافذ کروا کر تمام دنیا کے سامنے نعوذ باللہ اسلامی قانون اور اس کی تعلیم کو اسی طرح ناکام ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح ان کے خیال میں پہلے سرحد میں وہ خطرناک طور پر ناکام ثابت ہوا؟

حقیقت یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب جانتے بوجھتے انبیاء علیہم السلام کے مسلمہ طریق کار سے اجتناب فرما رہے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کا دائرہ کار ہمیشہ دلوں سے شروع ہوتا ہے۔ اور جب عوام کے دل ان کی زبانوں اور اعمال کے ترجمان بن جاتے ہیں۔ تو خود بخود وہاں اسلامی نظام نمودار ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک اچھے آم کے پیڑ کو اچھے آم لگتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب خشک ٹہنیوں پر مصنوعی آم جوڑ کر لوگوں کو یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ دیکھو یہ درخت کتنا پھلدار ہے۔ حالانکہ ایسی حالت میں جب قانون نافذ کرنے والے اس کا غلط استعمال کریں گے۔ تو دنیا یہی اثر لیگی۔ کہ یہ تعلیم ہی ناقابل عمل ہے۔ بلکہ تباہ کن ہے۔ حکام سے لے کر عوام الناس تک ہر طبقے کو اسلامی اخلاق کا حامل بنانے کے لئے جدوجہد کرنا اور ایک دیندار قوم معرضِ وجود میں لانے کی کوشش لابدیات سے ہے۔ اور اسلامی قانون کو اوپر سے ٹھونسنا جس کا مودودی صاحب کی دانست میں بھی کوئی فائدہ نہیں ایسا ہی ہے جیسا کہ بنیاد اور پہلی منزل کے بغیر تیسری عظیم الشان منزل کی تعمیر کے متعلق ہوا میں ہاتھ پاؤں مارنا۔

غالب ان پر گردشِ لیل و نہار آتی نہیں

آ گیا تو مہدویت کی ردائے زرد میں
چشم ملت میں نگاہِ اعتبار آتی نہیں

مہدیٔ خونی کا دیرینہ تصور کیا ہوا
تیرے پہلو سے صدائے ذوالفقار آتی نہیں

ڈھونڈھتی ہے مجھ کو تیری تیغ خوں آشام کو
کان میں ہل من مبارز کی پکار آتی نہیں

تیرے آنے پر چمن والے پریشاں کیوں ہوئے
اس چمن میں کیا کبھی صبحِ بہار آتی نہیں

"چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرفِ ینسلون"
آنکھ کیا جو وقت آنے پر بکار آتی نہیں

"کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام"
گردِ رہوارِ امام کا مگار آتی نہیں

آنے والے دیکھنے والوں نے دیکھا ہے تجھے
دامِ غفلت میں نگاہِ انتظار آتی نہیں

یا ترے آنے سے آیا موسم کسرِ صلیب
یا کلیسا کو ہوا یہ سازگار آتی نہیں

مختصر سایہ تہی ساماں گروہِ عاشقاں
غالب ان پر گردشِ لیل و نہار آتی نہیں

دیدۂ بینا میں زندہ ہے تراعبداللطیف رضی
موت کے قابو میں جانِ جاں نثار آتی نہیں

اہلِ دل کو کاش یہ ناہید سمجھائے کوئی
یہ گھڑی آتی ہے لیکن بار بار آتی نہیں

نوٹ:- دوسرے ... مصرعے اقبال کے ایک قطعہ سے لئے ہیں۔

عبدالمنان ناہید

ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ کبھی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوتاہی سے کام نہ لینگی

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دکھائے کہ یورپ اور امریکہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور افتتاحی تقریر

ربوہ ۲۶ دسمبر۔ آج پونے دس بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کا افتتاح فرمایا۔ حضور کی تشریف آوری پر حاضرین جلسہ نے تکبیر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور نے ایک مختصر مگر پُر معارف تقریر کے بعد جلسے کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ مکمل افتتاحی تقریر انشاء اللہ عنقریب ہدیۂ احباب کی جائیگی۔ سردست اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

علالت طبع کا ذکر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر کے آغاز میں اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ گذشتہ بارہ ماہ کے دوران میری صحت میں بہت بڑا فرق پڑ چکا ہے۔ بارہ ماہ قبل میں بالکل تندرست تھا۔ لیکن اب بیمار ہوں۔ گو اللہ تعالیٰ نے اصل مرض سے بہت حد تک شفا عطا فرما دی ہے۔ اور خود یورپین ڈاکٹروں نے یہ کہا ہے۔ کہ آپ کو معجزانہ طور پر صحت ملی ہے۔ لیکن بیماری کے کچھ اثرات ابھی باقی ہیں۔ جن کی وجہ سے میں پہلے کی طرح کام نہیں کر سکتا۔ طبیعت میں مستقل طور پر اطمینان اور سکون نہیں ہے اور دماغ پر ایک بوجھ سا رہتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان اثرات کو بھی دور فرمائے۔ اور اس نے مجھے صحت بخش کر جو معجزہ ظاہر فرمایا ہے۔ اس معجزہ کو خود ہی اپنے فضل سے کامل کر دے۔ تا پھر مجھے پہلے کی طرح خدمت دین کی توفیق مل سکے۔

صحت کا انحصار دواؤں سے زیادہ دعاؤں پر ہے

فرمایا بیماری کے جو اثرات ابھی باقی ہیں ان کو ڈاکٹر زیادہ تر اعصابی مرض قرار دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خواب میں بھی بتایا ہے۔ ان اثرات کے دور ہونے کا انحصار دواؤں سے زیادہ دعاؤں پر ہے۔ پس دوست میری صحت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ میں سب قدرت ہے وہ اگر چاہے تو ایک اشارے کے ساتھ مجھے صحت عطا فرما سکتا ہے۔

دین کی خدمت کا عزم کرو

حضور نے فرمایا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ اور اس جلسے کو آئندہ سینکڑوں جلسوں کے بابرکت سلسلہ کی ایک کڑی بنا دے۔ ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ پیچھے بعد دیگرے دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں گی۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی بھی کوتاہی سے کام نہ لیں گی۔ ہمارے نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے۔ بلکہ اس ایمان کے تسلسل کو نسل در نسل وقف کے سلسلہ کو قائم کر کے ترقی دیتے چلے جائیں گے تم اپنی نسلوں میں وقف کی عظمت و اہمیت کا احساس پیدا کرو۔ تا اگر وہ خود وقف نہ کر سکیں، تو کم از کم وقف کرنے والوں کی خدمت کا جذبہ ان میں ضرور قائم رہے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہارا بھائی خدمت دین کے لئے زندگی وقف نہ کرتا تو وہ زیادہ کماتا۔ بلکہ یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے شائد اس واقف زندگی بھائی کے طفیل ہی تمہیں رزق کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔

دینی تعلیم کی اہمیت

حضور نے فرمایا سب سے بڑھ کر یہ کہ تم قرآن مجید، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنی دینی تعلیم کو مکمل کرو۔ تا تم میں دین کے ساتھ سچی محبت پیدا ہو۔ یاد رکھو دین کی تعلیم بڑی اہم چیز ہے۔ اس کے ذریعہ تم اپنے اور اپنی اولاد کے اندر دین کی عظمت کا احساس پیدا کر سکتے ہو۔

اب میں دعا کروں گا دوست بھی اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو مبارک کرے۔ تقریر کرنے والوں کو یہ توفیق دے کہ وہ صحیح اور سچی باتیں بیان کریں۔ اور تقریریں سننے والوں کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ ان باتوں کو اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دے سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ایسا اخلاص بخشے۔ کہ وہ عمر کے لحاظ سے بچے ہونے کے باوجود عقل اور ایمان کے لحاظ سے بڈھوں کی طرح تجربہ کار ہوں۔

ابراہیمی ایمان

فرمایا۔ اگر تم میں سے ہر ایک یہ عہد کرے۔ تو ایسا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ صرف ارادہ اور عزم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ابراہیمی ایمان عطا فرما سکتا ہے۔ ایسا ایمان کہ اگر دنیا تم سے ٹکرائے۔ تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اور خود پاش پاش ہو جائے۔ مگر یہ کام دعاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ آؤ آج ہم سب مل کر یہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی ایمان بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو اور پھر آگے ان کی اولادوں کو پشت بہ پشت تک دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان میں ہمیشہ ایسے وجود پیدا ہوتے رہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھیں۔ اور اس کے دین کو پھیلانے والے ہوں۔ تا ہم اپنے خدا کے سامنے سرخرو ہو جائیں لیکن یہ سب کچھ محض اسی کے فضل سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے آؤ ہم اسکے سامنے جھکیں۔ اور اسی کے آگے اپنی التجائیں پیش کریں۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت

حضور نے فرمایا قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھو کہ انہیں کئی قسم کی مشکلات درپیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ اور اس ملک میں بھی اسلام کی اشاعت و ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ تا اس ملک کے باشندے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس طرح مذہب کی بنیاد پر پاکستان اور ہندوستان میں حقیقی اتحاد پیدا ہو جائے۔

پھر اس وقت یورپ اور امریکہ کے دل بھی اسلام کی طرف مائل ہیں دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔

اور ہم بھی اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ان کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔ آمین

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور پھر حضور تشریف لے گئے اور اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور حضور کی اقتدا میں تمام احباب کی پُرسوز دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لے جانے کے بعد پہلے اجلاس کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔

(خورشید احمد)

جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر بعض نکاحوں کے اعلان کی بابرکت تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر سے قبل مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر تمام متعلقین کی خدمت میں ہدیہ مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو اسلام اور سلسلے کے لئے اور متعلقہ خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(۱) صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ مہر سید محمود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ قرار پایا۔

(۲) صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ابن محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ساتھ قرار پایا۔

(۳) محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ بنت محترم ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج عالمی عدالت انصاف ہیگ (ہالینڈ) کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ مہر مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب وائس پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور کے ساتھ قرار پایا۔

(۴) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور کا نکاح بعوض بیس ہزار روپیہ مہر مکرم خواجہ سرفراز صاحب ابن خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ کے ساتھ طے پایا۔

(۵) محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مولوی محمد تقی صاحب کا نکاح بعوض مہر دس ہزار روپیہ مکرم صالح الشیبی صاحب آف انڈونیشیا کے ساتھ طے پایا۔

(۶) محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عنایت شاہ صاحب کا نکاح بعوض مہر بیس ہزار روپیہ مکرم صاحبزادہ راحد صاحب کے ساتھ قرار پایا۔

(۷) محترمہ طاہرہ ذکیہ صاحبہ بنت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا نکاح بعوض مہر ۶ ہزار روپیہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد معین صاحب ساجد کے ساتھ قرار پایا

(۸) محترمہ عطیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری شکر اللہ خانصاحب مرحوم کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

درخواست ہائے دعا

۱- ۷ ماہ سے میرے دائیں بازو میں اور ۲ ماہ سے میرے بائیں بازو میں درد بڑھتا جارہا ہے۔ کمزوری بھی بہت ہوتی جارہی ہے۔ احباب میری کاملہ وعاجلہ صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

مرزا عبدالکریم معرفت اے۔ ذبیری محکمہ بجالیات گوجرانوالہ

۲- میرے بڑے بھائی مولوی روشن الدین احمد صاحب مبلغ کے بچے کو ٹانگ پر چوٹ آنے کی وجہ سے پلستر کیا گیا تھا۔ اب اس کی ۱۱ دسمبر کو میعاد ختم ہونے پر پلستر اتارا جائے گا۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ بچے کی ٹانگ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبداللطیف کاتب)

۳- خاکسار کے والد بزرگوار چوہدری شریف احمد صاحب مینیجر اشیوا فرنیچر کمپنی کراچی۔ عرصہ سے لعارضہ فالج بیمار ہیں۔ پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ والد صاحب موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

(خاکسار رشید احمد شاہین۔ کراچی)

۴- میرا گذشتہ عرصہ ایک سال سے چوٹ لگنے کی وجہ سے خراب ہے احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد احمد سیکرٹری خدام الاحمدیہ جہلم شہر)

۵- میرے بڑے بھائی شریف احمد صاحب آف سیالکوٹ اور تائی صاحبہ اہلیہ بابو محمد حیات صاحب سیالکوٹ عرصہ دراز سے بیمار ہیں احباب ہر دو افراد کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے آمین (محمد اسحاق تنویر) لاہور

ولادت

برادرم عبدالحفیظ صاحب (راشن انسپکٹر کیماڑی کراچی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۳ دسمبر کو فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود میرے چچا بابو عبدالعزیز صاحب آف فیروزپور حال کراچی کا پوتا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

خاکسار محمد سعید کیپٹن حال مری

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف بیرونی ممالک کے احمدی احباب کی طرف سے السلام علیکم اور درخواست دعا کے پیغامات

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقع پر مختلف بیرونی ممالک کے مندرجہ ذیل مبلغین و احباب کی طرف سے بذریعہ تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا کے پیغام موصول ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ کی افتتاحی دعا کے موقع پر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ نے یہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔

نمبر	نام	مقام
۱	مکرم مولوی ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ	بو سیرالیون (مغربی افریقہ)
۲	مکرم محمد افضل خان صاحب و نعمت اللہ خانصاحب	ممباسہ (مشرقی افریقہ)
۳	مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ	دارنادو (شمالی بورنیو)
۴	مکرم منصور احمد صاحب	گلاسگو
۵	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب	ٹبورا (مشرقی افریقہ)
۶	مکرم فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ	روز ہل ماریشس
۷	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ڈیوس	سوئٹزرلینڈ
۸	مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ	انڈونیشیا
۹	مکرمہ رشیدہ صاحبہ و مرزا سلطان بیگ صاحب	ٹانگانیکا (افریقہ)
۱۰	مکرم جناب عبداللطیف صاحب	کیپ کورٹ
۱۱	جماعت احمدیہ	بوگر (انڈونیشیا)
۱۲	مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب	بانڈونگ (انڈونیشیا)
۱۳	مکرم مولوی ابراہیم صاحب خلیل مبلغ	فری ٹاؤن (مغربی افریقہ)
۱۴	جماعت احمدیہ سوکابومی	انڈونیشیا
۱۵	مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب مبلغ انچارج	جکارتا (انڈونیشیا)
۱۶	مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی	برسلز بلجیم
۱۷	مکرم ڈاکٹر فضل الدین صاحب	کمپالہ (مشرقی افریقہ)
۱۸	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب و مرزا طیب احمد صاحب و امۃ السمیع بیگم صاحبہ	جکارتا (انڈونیشیا)
۱۹	مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر	سالٹ پانڈ (مغربی افریقہ)
۲۰	مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب	جیسلٹن بورنیو
۲۱	مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر	میڈرڈ سپین
۲۲	مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب و بیگم صدیقی	لنڈن
۲۳	مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب	مسقط
۲۴	مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب	لنڈن
۲۵	مکرم مولوی محمد صادق صاحب و فیروز محی الدین صاحب	سنگاپور
۲۶	مکرم منظور احمد صاحب	کویت
۲۷	مکرم عبدالغفور صاحب	”
۲۸	مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ	ہمبرگ جرمنی
۲۹	مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب	کلیولینڈ اوہایو امریکہ
۳۰	مکرم عبدالمنان صاحب شاہد	بنیک برن
۳۱	مکرم بشارت احمد صاحب	برمنگھم (انگلستان)
۳۲	” شیخ صالح محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ	کلنڈنی افریقہ
۳۳	” شیخ ناصر احمد صاحب	زیورچ سوئٹزرلینڈ
۳۴	مکرم ادریس چغتائی صاحب	برمنگھم انگلستان
۳۵	مکرم عبدالشکور کنزے صاحب مع بیگم صاحبہ	شکاگو امریکہ
۳۶	پریذیڈنٹ و مبلغ جماعت احمدیہ کولمبو	کولمبو سیلون
۳۷	مکرم مسٹر احمد	”
۳۸	جناب سید علی صاحب	”
۳۹	مکرم فضل الٰہی صاحب	”
۴۰	مکرم محمد حسن صاحب	کوڈش

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی مختصر روئداد

افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر کی کارگذاری

صبح ساڑھے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو دمشق کے السید سلیم الجابی نے کی بعدہ مکرم ثاقب صاحب زیروی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر رشد و اصلاح نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی جس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے معمولات۔ اخلاق فاضلہ اور مہمانوں اور احباب کے ساتھ محبت و شفقت سے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے

بہترین وظیفہ

دوران تقریر میں آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے گروہ صوفیا کو پسند نہیں کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں میں اس وقت دو گروہ پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو مولویوں کا ہے جو محض قیل و قال میں الجھے ہوئے ہیں اور اسی کو اسلام سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسان خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ دوسرا گروہ ایک خاص قسم کے صوفیا کا ہے جنہوں نے خدا تک پہنچنے کے لئے اپنی طرف سے عجیب و غریب وظیفے بنا رکھے ہیں اور عبادت کے عجیب عجیب طریقے نکالے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خدا تک پہنچنے کے راستوں کو اس قدر پیچیدہ اور دشوار گذار بنا دیا ہے کہ جن پر چلنا عام لوگوں کے لئے ممکن نہیں رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ خدا سے دور ہٹتے جا رہے ہیں۔ آپ نے بتایا حضور علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں طریق درست نہیں ہیں۔ اصل وظیفہ یہی ہے کہ انسان الحمد شریف درود شریف اور استغفار کا ورد رکھے اور نمازوں کو سنوار کر ادا کرے۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام اس امر پر بھی اکثر زور دیا کرتے تھے کہ ہمارے سلسلہ کا خاص وظیفہ جو عمل سے تعلق رکھتا ہے وہ خدمت دین اور تبلیغ اسلام ہے۔ جو شخص بھی اپنے مال وقت اور جملہ صلاحیتوں کو اس میں لگا دیگا روحانی مدارج میں ترقی کے دروازے اس پر کھل جائیں گے۔ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ نیکی وہ ہے جو حالات اور وقت کے مطابق کی جائے۔ پس آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کے پیغام کو پھیلایا جائے پس جو شخص اپنی جان و مال۔ وقت اور صلاحیتوں کو اس راہ میں خرچ کرتا ہے وہ صحیح معنوں میں نیکوکار انسان ہے اس کی نمازیں اور دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ٹھہریں گی۔ اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کا موجب ہوں گی۔ آپ نے بتایا حضور علیہ السلام عام طور پر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد رکھتے تھے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور ربی رب السموات والارض پڑھا کرتے تھے۔

اخلاق فاضلہ

محترم چودھری صاحب نے حضور علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت و شفقت کا خاص طور پر ذکر کیا اور اس ضمن میں بتایا کہ جب کوئی مہمان آتا تو حضور بہت خوش ہوتے تھے اور جب ان کے جانے اور ان کو الوداع کہنے کا وقت آتا تو حضور کی طبیعت مغموم اور افسردہ ہو جاتی تھی اکثر حضور مہمانوں سے اپنے قیام کو لمبا کرنے کی خواہش فرماتے۔ خود مہمانوں کا اشتیاق سے آنا اپنے اندر ایک خدائی نشان رکھتا تھا کیونکہ خدا نے آپکو خبر دی تھی کہ یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق دوسرے جو لوگ تحقیق حق کے لئے آتے تھے ان کی آمد پر حضور کو اس لئے خوشی ہوتی تھی کہ شاید ان کے دوران قیام میں خدا تعالیٰ کوئی نشان ظاہر فرما دے جو خود ان کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے قبول حق کا ذریعہ بن جائے۔

پھر حضور اپنے خدام سے اس قدر محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے کہ ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ حضور علیہ السلام کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔ محترم چودھری صاحب نے بتایا کہ جب میں گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا تو حضور علیہ السلام از راہ شفقت اپنی ہر نئی تصنیف شائع ہونے پر مجھے بذریعہ ڈاک مفت بھجوا دیتے تھے اس طرح مجھے حضور کی طرف سے متعدد کتب موصول ہوئیں۔ جب میں کسی تعطیل کے دن لاہور سے قادیان نہ پہنچتا تو حضور دریافت فرماتے کہ فتح محمد نہیں آیا جب میں لاہور واپس جانے لگتا۔ تو بسا اوقات مجھے رخصت کرنے کے لئے دروازے پر تشریف لے آتے تھے۔ اس زمانہ میں میں صرف ایف اے کا ایک نوعمر طالب علم تھا۔ مجھے کسی لحاظ سے بھی کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی۔ اس کے باوجود مجھ ناچیز پر محبت و شفقت کا یہ عالم تھا۔ کہ گویا میں حضور کو سب سے زیادہ عزیز ہوں حقیقت یہ ہے کہ میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ تعلق رکھنے والے سب خدام کے ساتھ ہی حضور کے مشفقانہ سلوک کا یہی حال تھا۔

مامور من اللہ کا شاندار اسوہ

ایسے بہت سے واقعات بیان کرنے کے بعد محترم چودھری صاحب نے تقریر کے آخر میں اس الزام کا نہایت تفصیل سے جواب دیا۔ کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام نے گورنمنٹ کی بے جا تعریف و توصیف سے کام لیا۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام کے اسوہ مبارک پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ حضور نے ان کے نظم و نسق اور قیام امن کی بے شک تعریف فرمائی۔ کیونکہ انصاف کا تقاضا یہی تھا۔ لیکن ساتھ ہی حضورؑ نے ایک مامور من اللہ کی حیثیت سے انگریز اور دیگر یورپی اقوام کے عقائد اور ان کے کردار کا باطل ہونا نہایت صراحت کے ساتھ پیش فرمایا۔ اور اس امر کو ان پر واضح کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ حضور نے ان کی مذہبی حیثیت کے لحاظ سے انہیں دجال اور ان کی سیاسی حیثیت کے لحاظ سے انہیں یاجوج ماجوج قرار دیا۔ اور بتایا۔ کہ یہ دونوں نام ایک ہی قوم کی دو مختلف حیثیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل حضورؑ نے اپنے متعلق اعلان فرمایا۔ کہ میں ذوالقرنین ہوں۔ صلیب جو ان کی مذہبی حیثیت کو ظاہر کرتی ہے۔ میرے ذریعہ ٹوٹے گی۔ اور میرے آنے سے ان لوگوں کے سیاسی مظالم اور تعدی سے مسلمانوں اور دیگر اقوام کو نجات ملے گی۔ اس ضمن میں محترم چودھری صاحب نے قرآن مجید اور حضور علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں یاجوج ماجوج کے انجام اور بالآخر ان کے نابود ہو جانے والے سیاسی اقتدار کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور بتایا۔ کہ جہاں ایک طرف مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے وسیع نظام کے ذریعہ کسر صلیب کی پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ وہاں یاجوج ماجوج کی باہمی آویزش اور خونریز جنگوں کے بعد ان کے مفتوحہ اور ماتحت ممالک ایک ایک کر کے آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے۔ کہ جب ساری دنیا اسلام قبول کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں آ جائے گی۔ پھر دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا ہوگا۔ پس گورنمنٹ انگلشیہ اور مغرب کی بالادست طاقتوں کو متنبہ کرنے میں حضورؑ نے جو طرز عمل اختیار فرمایا۔ اس سے حضورؑ کی مامورانہ شان نہایت نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے حضورؑ کا یہ اسوہ مبارک بذات خود حضور علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔

اسلام اور کمیونزم

محترم چودھری فتح محمد صاحب سیال کی ایمان افروز تقریر کے بعد محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام اور کمیونزم کے اقتصادی نظاموں کا خاکہ پیش کر کے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ بنی نوع انسان کی اقتصادی مشکلات کے بارے میں اسلام کا پیش کردہ حل اصولاً اور عملاً کیا صورت و شکل رکھتا ہے۔ اور کمیونزم نے جو نظریات اور طریق عمل انسانی سوسائٹی کی مشکلات حل کرنے کے لئے تجویز کئے ہیں۔ ان کی اسلامی نظریات اور طریق عمل کے سامنے کیا حقیقت و وقعت ہے؟ آپ نے دوران تقریر میں ان دونوں نظاموں کے صرف اصولی نظریات ہی پیش نہیں کئے۔ بلکہ ان کے عملی پہلوؤں کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اس ضمن میں آپ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے زمانہ اقتدار میں اسلام کے اصول اقتصاد کی کارفرمائی اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے متوازن معاشرہ پر روشنی ڈالی۔ وہاں دوسری طرف روس میں کمیونسٹ نظریات کی بدولت پروان چڑھنے والے معاشرہ کا بھی وضاحت سے ذکر کیا۔ اور اس طرح بتایا۔ کہ اسلام کے اقتصادی نظام کے تحت دنیا میں ایک ایسا معاشرہ ابھرا۔ کہ جس میں افراد نہ آزادیٔ ضمیر اور نشاط عمل سے محروم تھے۔ نہ محنت کے معاوضہ سے محرومی کا کوئی امکان تھا۔ اور نہ لوگوں کو طوعی رنگ میں دوسرے ساتھیوں کے لئے اپنی کمائی سے خرچ کرنا دوبھر تھا۔ تمام افراد ایک ایسی تربیت کے زیر اثر جو انسان کی فطرت کی گہرائیوں میں سے پیدا ہوتی ہے۔ خالق فطرت کے ساتھ اس طرح مربوط نظر آتے تھے۔ کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس تھوڑا ہوتا تب بھی اس کا نفس مطمئن اور بے نیاز رہتا تھا۔ اور اگر کسی کے پاس وافر مقدار میں دولت ہوتی۔ تب بھی اس کا نفس اپنی دولت میں سے اپنی ضرورت کو محدود رکھتا اور اسے اپنے ماسوا بندگان خدا کی بہبودی میں طوعی طور پر خرچ کرنے میں راحت محسوس کرتا۔ اس کے بعد محترم شاہ صاحب نے روسی معاشرے کا نقشہ پیش کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ نہ کمیونسٹ روسی تجربہ گاہ میں معاوضوں کا فرق اور چھوٹے بڑے کا امتیاز اب تک مٹایا جا سکا ہے۔ اور نہ سرمایہ دارانہ جمہوری نظام میں ان دونوں لادینی نظاموں کے زیر اثر حرص و آز کی اس

آگ ہی کوئی کمی نہیں آئی جو اموال جمع کرنے کے متعلق اقوام کے دلوں میں سلگ رہی ہے۔ نہ نظام کے چلانے والوں کو اطمینان و سکون حاصل ہے۔ اور نہ ان کے ماتحت رہنے والے باشندے ہی مطمئن ہیں۔ البتہ دلفریب نظریوں اور طفل تسلیوں کے پیچھے افراد بشری کی تسخیر اور مال و دولت جمع کرنے کی حرص و آز حکومتوں کی دیو ہیکل مشینری میں چھپی ہوئی ہے۔ اور فساد فی الارض کی ایسی بنیاد پڑ رہی ہے۔ کہ جس سے اقوام عالم کے لئے زندگی اور موت کا خطرہ دن بدن شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

اسلام اور کمیونزم کا باہمی اختلاف

دوران تقریر میں محترم شاہ صاحب نے اسلام اور کمیونزم کے اقتصادی نظاموں کے بنیادی اصول وضاحت سے پیش کرنے کے بعد بتایا۔ کہ اسلام کو کمیونزم کی غرض و غایت سے ہرگز انکار نہیں۔ اور وہ اس امر کا حامی ہے۔ کہ افراد کو ضروریات زندگی حاصل ہوں۔ وہ حکومت کا یہ اولین فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ دیکھے۔ کہ ہر ایک کو غذا لباس۔ رہائش اور تعلیم و تربیت کی بنیادی ضرورتیں مہیا ہو رہی ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن اسلام کو کمیونزم کی جس بات سے شدید اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ مبارک غرض و غایت جبر و اکراہ اور غیر فطرتی طریقے سے حاصل کی جائے۔ کمیونزم جبر و اکراہ کے ذریعے انفرادی ملکیت کو مٹا کر یہ غرض و غایت پوری کرنا چاہتا ہے۔ برخلاف اس کے اسلام نے فرد بشری کی ملکیت اور فرد بشری کی انتخاب عمل کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے وہی غرض پوری کی ہے۔ جو کمیونزم گذشتہ نصف صدی کے تجربوں کے بعد بھی اب تک پوری نہیں کر سکا ہے۔ محترم شاہ صاحب نے بتایا۔ کہ جبر و اکراہ کے ذریعہ انفرادی ملکیت کو مٹانا بظاہر اتنا خطرناک نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ نظریہ عملی جامہ پہنتے وقت اپنی غیر فطری نوعیت کے باعث اس قدر پیچیدہ در پیچیدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ جس کے نتیجے میں زندگی کا کوئی شعبہ بھی اس کی زد میں آئے بغیر نہیں رہتا۔ نشاطِ عمل مفقود ہو جانے کے باعث ترقی کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔ لیکن جبر و اکراہ کے بل پر انسانوں کو حیوانوں کی طرح کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ تاکہ ترقی کی رفتار کم نہ ہونے پائے۔ اس طرح سارے نظام میں جبر و اکراہ کے تسلط کے بغیر کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔ اور با ارادہ و با اختیار اور آزاد انسانوں کو لادو جانوروں کی حیثیت دے دی جاتی ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے روسی معاشرے میں جبر و اکراہ کی کارفرمائی کا نقشہ تفصیل سے پیش کر کے بتایا۔ یہی ایک چھوٹا سا نظریہ جب عملی جامہ پہنتا ہے۔ تو کس طرح زندگی کے ہر شعبے میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔

اسلامی اصولِ اقتصاد کی امتیازی خوبی

جبر و اکراہ کی ان مختلف صورتوں کو بیان کرنے کے بعد جو کمیونزم کے نظریاتی اور عملی پروگرام کا حصہ ہیں۔ محترم شاہ صاحب نے فرمایا۔ اسلام ان میں سے ایک کے ساتھ بھی اتفاق نہیں کرتا بلکہ ان کا شدید مخالف ہے۔ اسلام اپنی بے مثل تعلیم کے ذریعہ فطرت انسانی کے اخلاقی تقاضوں اور قدروں کو فرد کے ذہن میں اجاگر کر کے اسے ایک ممتاز اور بلند ترین افق پر لا کھڑا کرتا ہے۔ وہ انسان کی فطرت کے روحانی تقاضوں سے اپیل کرتے ہوئے محبت الٰہی کے جذبات کو اس میں نمایاں کرتا ہے۔ یہ روحانی امر اسلام کا اصل الاصول اور طرۂ امتیاز ہے۔ وہ اسی مقدس محرک کے ذریعہ سے انسان کو علیین کے اس گروہ میں شامل کر دیتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے بے نفس اور اعلیٰ درجے کا خادم گروہ ہے۔ سچے مسلم کی فطرت بغاوت اور ہر تخریبی کارروائی سے نفرت کرتی ہے۔ وہ صلح جو اور صلح کار اور سلامت رو ہے۔ غرض اسلام جہاں کمیونزم کی اصل غرض و غایت میں کہ سب کے لئے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے سامان مہیا ہوں۔ معاشرے میں افراد کے درمیان مساوات اور خوشگواری کی صورت پیدا ہو۔ مگر اس غرض و غایت کے لئے جو طریقے کمیونزم نے اس وقت تک تجویز کئے ہیں۔ ان میں سے ہر غیر طبعی طریق سے وہ سخت اختلاف رکھتا ہے۔

تقریر کے آخر میں محترم شاہ صاحب نے کمیونسٹوں کی تخریبی روش اور حصول اقتدار کے مفسدانہ طریقوں پر بھی روشنی ڈالی۔ اور اس کی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں بدامنی اور فساد کی جو طرح پڑی۔ اس کا بھی ذکر کیا اور مسلمانوں کو متنبہ فرمایا۔ کہ وہ کمیونزم کے بڑھتے ہوئے خطرہ سے خبردار رہیں۔ آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہوئے احباب جماعت سے بھی اسلام اور پیغام احمدیت کے نام پر اپیل کی۔ کہ وہ اس وقت کے لئے اپنی تیاری کو تیز تر کر دیں۔ کہ جب دنیا کی طاغوتی طاقتیں آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گی۔ اس وقت تک جب یہ عظیم الشان حادثہ دنیا میں برپا ہو۔ وہ اپنے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن کردہ مینارِ ہدایت کو روشن سے روشن تر کرتے چلے جائیں۔ اور اسلام کا سلامتی والا جھنڈا بلند سے بلند تر ہو۔ تا دنیا کی تھکی ماندی مایوس قومیں اس کے نیچے سلامتی و امن کا سانس لیں۔ اور یہ اسی وقت ہو گا۔ جب ہم پوری دیانتداری اور پوری محنت سے اسلام کا نور پھیلانے اور اس کے سلامتی کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی ھم

ص توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ محترم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد ۱۲ بجے دوپہر کے ترتیب اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نماز ظہر اور عصر کے وقفہ کے بعد ۲ بجے بعد دوپہر دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ جو ساڑھے تین بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس کی مفصل کارروائی آئندہ اشاعت میں مطالعہ فرمائیں۔

بچوں کی تعلیم اور امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض احباب جماعت کی صحیح رنگ میں تربیت کرنا ہے اس ضمن میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا صحیح طریق پر انتظام ہونا ضروری ہے۔ یہ امر بھی مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ بعض جگہوں میں پرائمری سکول موجود نہیں یا اتنے فاصلہ پر ہیں کہ بچے ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اس طرح عام تعلیم سے بھی محروم رہتے ہیں۔ نظارت تعلیم آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتی ہے کہ اگر آپ کے بچوں کی پرائمری کی تعلیم کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ تو فوری طور پر پرائمری سکول کے اجراء کا انتظام فرما دیں اس سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

(۱) جماعت کے بچے پرائمری کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کی نگرانی میں دینی تربیت بھی حاصل کریں گے۔

(۲) یہ ادارہ جات ہمارے مرکز کا کام دیں گے۔ اور ان ادارہ جات سے غیر بھی استفادہ کریں گے۔ اس طرح آپ کو خدمت خلق اور مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے کا موقعہ ملے گا۔

(۳) دیہاتی اور پسماندہ لوگوں کو تعلیم دی جائے گی۔ اور ان اقوام کو ابھارا جا سکے گا۔ اس سلسلہ میں نظارت تعلیم آپ کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے اگر آپ کے ہاں پرائمری سکول موجود نہیں اور آپ سکول کھولنا چاہتے ہیں۔ تو نظارت تعلیم کو مطلع فرما دیں۔ اور سکول کے اجراء کے موقعہ سے آگاہ کریں۔ کم از کم تعداد طلباء کی بیس ہو۔ اور عمر نو دس سال کے قریب ہو اگر آپ کے ہاں کوئی تعلیم یافتہ آدمی ہو اور وہ کچھ وقت دے سکتا ہو۔ اور ویسے دینی اور اخلاقی لحاظ سے موزوں ہو تو اس کے نام اور پتہ وغیرہ سے مطلع فرما دیں۔ اگر دس بیس مقاموں سے ایسے مطالبات نظارت کو موصول ہو گئے تو پھر نظارت ایسے سکولوں کے اجراء کے لئے حضور سے منظوری حاصل کرنے کی کوشش کرے گی

(ناظر تعلیم)

سیلاب زدگان کی امداد

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ان رقوم اور پارچات وغیرہ کے علاوہ جو احمدی جماعتوں نیز احمدی دوستوں نے انفرادی طور پر سیلاب زدہ علاقوں میں تقسیم کی ہیں۔ مرکز ربوہ سے صدر انجمن احمدیہ نے اٹھارہ ہزار روپے کی رقوم مختلف علاقوں میں خرچ کی ہیں۔ اس رقم کو پورا کرنے کے لئے تمام ایسی جماعتوں اور مخیر احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا یا اپنی حیثیت سے کم لیا ہے فوری طور پر افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام سیلاب فنڈ میں چندہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائلپور کے عہدیدار

"احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا اجلاس بصدارت چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مسجد احمدیہ فضل لائل پور میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا

(۱) چوہدری ضیاء الدین احمد بی اے سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج لائل پور۔ "صدر"

(۲) چوہدری نذیر احمد بی۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ ایگریکلچر کالج لائلپور سیکرٹری

(۳) مسٹر مقصود احمد شمیم۔ ایف اے سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج لائل پور فنانشل سیکرٹری"

خاکسار ضیاء الدین احمد

(۲۴ ڈی۔ سول کوارٹرز لائل پور)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

آئندہ ششماہی کیلئے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان

نئی پالیسی کے تحت ۲۰۰ اشیاء درآمد کی جائیں گی

کراچی ۲۹ دسمبر۔ حکومت پاکستان نے آئندہ چھ ماہ (جنوری تا جون) کے عرصہ کے لئے نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ آئندہ سال کی پہلی ششماہی میں ۲۱۱ اشیاء کی درآمد کے لئے لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ صنعت کاروں کی ضروریات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو صنعت کاروں کے کام آنے والی مزید اشیاء کی درآمد کے لئے بھی لائسنس جاری کئے جائیں گے۔

درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر ... خاں نے کل ایک نشری تقریر میں نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ نئی پالیسی کے تحت درآمد کنندگان کو معاہدہ کے ممالک کے سوا تمام ملکوں سے مال منگوانے کی اجازت ہوگی۔ معاہدہ کے ممالک کے لئے درآمدی لائسنس درآمد کنندگان کے حصہ کے مطابق جاری کئے جائیں گے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ جن لوگوں نے صرف معاہدہ کے ممالک سے مال منگوانے کی درخواستیں دی ہیں انہیں زیادہ مقدار درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔ مسٹر خان نے بتایا کہ اس مقصد کے لئے نئی درخواستیں نہیں دی جائیں گی اور جو درخواستیں پہلے موصول ہو چکی ہیں صرف انہی پر غور کیا جائے گا۔ صنعت کاروں اور غیر صنعتی تاجروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ انکم ٹیکس کے سرٹیفکیٹ بلا تاخیر ارسال کریں۔ جو لوگ یہ سرٹیفکیٹ نہیں بھیجیں گے ان کی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ صنعت کاروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی ضرورت کی اشیاء کی قیمت اور مطلوبہ مقدار سے آگاہ کریں۔

جن ۲۱۱ اشیاء کی درآمد کے لئے لائسنس جاری کئے جائیں گے ان میں سے ۴۹ اشیاء صرف صنعت کاروں کے لئے مخصوص ہیں۔ پانچ اشیاء کھاری نمک۔ سوڈا ایش۔ چاول کی خالی بوریاں۔ گھونگھے اور چونے کا پتھر صرف مشرقی بنگال کیلئے مخصوص کی گئی ہیں۔ نئی درآمدی پالیسی کے تحت ۲۱۱ اشیاء درآمد کی جائیں گی۔ ان میں سے بعض اہم اشیاء کے نئے ذیلی اجازت نامے بھی جاری کئے جائیں گے۔

فہرست اشیاء

لوہا و فولاد۔ آہنی و غیر آہنی دھاتیں۔ ٹول سٹیل اور ورکشاپ کے سامان۔ سٹینڈرڈ ہینڈ ٹولز۔ دارو سکہ مع سکے کی گولیاں اور کارتوس۔ بارود۔ کتابیں۔ رسالے بشمول روزانہ اخبارات و رسالے اور اس کی بنی ہوئی اشیاء۔ سیمنٹ۔ مٹی وغیرہ کے دانش۔ جنریٹرز۔ سکس موٹرز انیڈ سٹارٹرز۔ ایکسلز۔ انجن۔ انجینیئرنگ ٹائلز۔ بلڈنگ و انجینیئرنگ کا سامان سلک۔ ریشم کے دھاگے۔ پارلز و تاگہ۔ سوتی تاگہ سپرٹ۔ آئل اینڈ فلور کلاتھ۔ کاغذ۔ اخباری کاغذ۔ سٹیشنری۔ فاؤنٹین پن نیز جیسے پنسلیں پیپر فاسننگ گیجٹس۔ کارک کی بنی ہوئی اشیاء۔ ادویہ اور کیمیاوی مرکبات بشمول ہومیوپیتھی۔ ایلوپیتھی۔ بائیوکیمک اور یونانی و آیورویدک مفردات (لیکن ان میں ایکوا پیورا۔ گلیسرین۔ سوڈیم سلیکیٹ شامل نہیں) کانور۔ آپٹیکل گڈز۔ عینکوں کے فریم اور حصے۔ بیٹری کے پتے۔ تمباکو نوشوں کی ضروریات۔ سگار اور پائپ کے تمباکو۔ چارہ سبزیوں اور پھولوں کے بیج۔ پودے۔ کافی۔ کوکا۔ چاکلیٹ۔ گلوکوز۔ خشک مصالحے۔ چائے۔ ... گولڈ رولڈ کلاک۔ گھڑیاں و پرزے وغیرہ۔ رنگ ہر قسم کی رنگائی و چھپائی اور چمڑا رنگنے کا سامان و اشیاء۔ شیشے کی شیٹیں و پلیٹیں مع آئینے۔ شیشے کی بوتلیں۔ مرتبان۔ شیشے کے فیڈر۔ ایمپولز۔ لیمپ شیڈز۔ سیچ رنگے موتی۔ شیشے کا سامان بجائے لیبارٹری۔ برقی روشنی کی ٹیوبیں مع فٹنگ۔ بجلی کا سامان۔ بجلی کے پنکھے۔ گلوکوز۔ لاکھ۔ پلاسٹک۔ راڈرز و ٹیوبز۔ ہاتھی دانت کا سامان۔ پالش اور اوزار۔

تمباکو نوشی کی ضروریات (ہر قسم)۔ گیمز اینڈ سپورٹس کی ضروریات مع مچھلی پکڑنے کے کانٹے۔ فائبر و پلاسٹک۔ ڈبنگ سلک۔ مائننگ میٹریل۔ الکوحل اور مشروبات مع رم۔ دستی ٹائپ رائٹرز و پارٹس۔ دفتری سامان۔ دفتری مشینیں۔ ... انجن اور بال اور ویئرنگ۔ مشینری۔ ... اینڈ پارٹس۔ ٹریکٹرز۔ مشینی ذرائع سے کاشت کے آلات۔ زرعی آلات۔ مچھلی کا تیل۔ مختلف جانوروں کی چربی اور روغن۔ پٹرولیم۔ ڈیزل و سیمی ڈیزل کی مصنوعات۔ لبریکیٹنگ آئل۔ گریس۔ بریک فلوئڈ آئل۔ کوکونٹ آئل۔ کھوپرا۔ گراؤنڈ نٹ کے بیج اور روغن وغیرہ۔ فوٹو گرافی کا سامان مع فلم و حساس پیپر وغیرہ۔ سینما کے فلم (ان ایکسپوزڈ)۔ ایکس رے فلم وغیرہ (ان ایکسپوزڈ)۔ ٹوتھ پیسٹ و پاؤڈر۔ ٹائلٹ اینڈ ٹوتھ برش۔ ٹائلٹ کی ضروریات (ہر قسم)۔ نیوی گیری۔ ربڑ۔ بلیڈز۔ ... موٹر سائیکلیں و پارٹس۔ ... اور اس سے زائد۔

کاریں صرف لیفٹ ہینڈ ڈرائیو۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر۔ اومنی بسیں۔ لاریاں۔ ٹرک۔ سٹیشن ویگنیں اور موٹر و ہیکلز سے متعلقہ پرزے و سامان۔ ٹرام کاروں کے پرزے وغیرہ۔ آٹومیٹک کنویئرز مع کٹ (بغیر باڈی) آٹوموبائیل کا سامان و پرزے۔ میرین و سیلز اینڈ پارٹس وغیرہ۔

ریشم۔ مصنوعی ریشم۔ بنا ہوا سوت اور دھاگہ۔ پرانے کپڑے۔ کتابیں۔ رسائل۔ جرائد اور اخبارات وغیرہ (کیٹلاگ)۔ لکڑی و عمارتی لکڑی (ہر قسم) مع سامان۔ ملو ... مینو فیکچرز۔ ... اینڈ فٹنگ۔ فارسن ... چمپڑ بال وغیرہ۔

مسودہ آئین ۵ جنوری کو شائع ہوگا

کراچی ۲۹ دسمبر۔ مرکز کے وزیر قانون مسٹر آئی آئی چندریگر نے کہا ہے کہ پاکستان کے آئین کا مسودہ ۵ جنوری کو شائع کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ ۹ جنوری کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں آئین کا جو مسودہ پیش کیا جائے گا وہ پاکستان کے بنیادی نظریہ سے مختلف نہیں ہوگا اور ملک کے دونوں حصوں کی ایک بڑی اکثریت کے لئے قابل قبول ہوگا۔ وزیر قانون نے پاکستان بار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک ڈنر کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ان باتوں کا اظہار کیا۔

آپ نے توقع ظاہر کی کہ آئین کے متعلق لسانی و علاقائی امور کے بارہ میں مخالف گروپ دستور ساز اسمبلی میں ایوان سے باہر آئندہ دو تین دن میں سمجھوتہ یقینی ہے۔ آپ نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ کوشش از وقت اتفاق رائے کے بالعکس آئین کی مختلف دفعات کی منظوری دی جائیں گی۔

پاکستان کو امریکی امداد

کراچی ۲۹ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری نے بتایا ہے کہ ۱۹۵۶ء کے مالی سال میں پاکستان کو امریکہ سے ۱۰ کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد ملنے کی توقع ہے۔ آپ نے بتایا یہ امداد اس رقم کے علاوہ ہوگی جو امریکہ پاکستان کو "کولمبو پلان" کے تحت دے گا۔ اس کے علاوہ پاکستان کو دس کروڑ ڈالر کی اس امداد سے بھی حصہ ملے گا جو کہ امریکہ "سیٹو" کے رکن ممالک میں ساوی تقسیم کرتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ "سیٹو" کی اقتصادی کونسل کا اجلاس آئندہ ماہ بنکاک میں منعقد ہو رہا ہے۔ پاکستان اس اجلاس میں پیش کرنے کے لئے معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کے رکن ممالک کے مابین باہمی امداد و تعاون کا ایک منصوبہ بھی تیار کر رہا ہے۔

روس آزاد ملک کے تنازعات کو

اپنی مطلب براری کیلئے ہوا دے رہا ہے

واشنگٹن ۲۹ دسمبر۔ وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے موجودہ سال کے اختتام پر امریکہ کی خارجہ پالیسی کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ روس آزاد ممالک کے تنازعات کو مطلب براری کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

روسی رہنماؤں کی نیت یہ ہے کہ جس جگہ بھی آزاد دنیا کے ممالک تاریخی تنازعات کے سبب بٹے ہوئے دکھائی دیں۔ وہاں ان کے تنازعات سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق ناجائز فائدہ اٹھایا جائے۔ مسٹر ڈلس نے کہا۔ مثال کے طور پر عرب ملکوں اور اسرائیل کے درمیان تنازعہ ہے۔ جنوبی ایشیا میں پرتگالی علاقوں کے بارے میں ہندوستان اور پرتگال کے درمیان تنازعہ ہے۔ اور پشتونستان کے سوال پر پاکستان اور افغانستان کے درمیان تنازعہ ہے۔ روسی حکمران اس صورت حالات میں ایک فریق کو دوسرے کے خلاف شہ دے کر ان تنازعات کو ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انسانیت کے مفاد سے غیر متزلزل وفاداری اور لگن ضروری ہے

سال کے اختتام پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا پیغام

(اقوام متحدہ (نیویارک) ۳۰ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمرشولڈ نے اختتام سال کے پیغام میں کہا ہے کہ اگر اس خواب کو عملی جامہ پہنانا مقصود ہے کہ دنیا خوف اور احتیاج سے آزاد ہو تو اس کے لئے انسانیت کے مفاد سے غیر متزلزل وفاداری اور لگن کی ضرورت ہے

ہیمرشولڈ نے کہا کہ ہم ابھی مسافت کے پہلے ہی موڑ پر ہیں۔ انسان کا خواب جو خوف اور احتیاج سے آزاد ہو جس میں آدمی حقیقی معنوں میں آدمی ہو بڑا ولولہ انگیز ہے۔ یہ خواب بڑی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ انسان کی انسان سے گہری وفاداری کا تقاضا کرتا ہے۔ [illegible] غیر متزلزل لگن کے بغیر یہ خواب ہی رہے گا اور کبھی حقیقت کا جامہ نہیں پہنا سکے گا۔ اگر اس بات کو تسلیم نہ کیا گیا تو اس طرح ہم حقیقت سے بے بہرہ ہو جائیں گے اور یہ ہمارے لئے ایک خطرہ بن جائے گا۔ حالانکہ اس کو سرچشمہ طاقت ہونا چاہیئے۔

دوسری جنگ کے اختتام کے دس سال بعد اب ہم پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو ہمیں اس خواب کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لئے ناکامیاں اور کامیابیاں دونوں ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری آزمائشیں اور کامیابیاں دونوں آنے والے سال میں ہمارے اس عزم کو مضبوط بنائیں کہ ہم اسی غیر متزلزل وفاداری اور لگن سے انسانیت کے مفاد کے لئے کام کریں جس کا یہ ہم سے تقاضا کرتی ہے

(۲) [illegible] نیم سرکاری اخبار نے [illegible] لکھا ہے کہ اگر ان کی پارٹی نے اس موقف کی حمایت کی تو حکومت اسے فوری طور پر منظور کرے گی

انکم ٹیکس کے تربیتی ادارے کا قیام

کوئٹہ ۳۰ دسمبر۔ مرکزی حکومت نے یہاں انکم ٹیکس ٹریننگ کا ادارہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے جہاں منتخب پاکستانیوں کو انکم ٹیکس سسٹم کی تربیت دی جائے گی۔

یاد رہے کہ اس سے قبل حکومت پاکستان نے ایک برطانوی ماہر کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں جو ایک عرصہ سے زائد عرصہ سے کام کر رہے ہیں اس ادارے کے لئے ایک اور برطانوی ماہر کو کمیونیکیشن کے ماتحت آئندہ ماہ یہاں پہنچنے والے ہیں۔

پاکستانیوں کو تربیت دینے کے علاوہ برطانوی ماہر حکومت پاکستان کو کراچی میں انکم ٹیکس کی تربیت دینے اور ادارے کے قیام میں بھی مدد دیں گے

پنجاب کے مستقبل کا فیصلہ جنوری میں ہوگا

چنڈی گڑھ ۳۰ دسمبر۔ دہلی کی اطلاعات کے مطابق حدبندی کمیشن کے فیصلہ کی روشنی میں پنجاب کے مستقبل کا فیصلہ جنوری کے دوسرے ہفتہ تک کر دیا جائیگا

جہاں ہندو مہاسبھا اور جن سنگھ کی اکثر کی مخالفت نے پنجابی صوبہ کے قیام کو خارج از بحث بنا دیا ہے

وہاں ہندوستان کے سرکردہ اخبار "ہندوستان ٹائمز" دہلی کی اطلاع کے مطابق مہاپنجاب اگر خود مختار یونٹوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جن کی اسمبلیاں اور وزارتیں جدا جدا ہوں گی۔ مگر پبلک سروس کمیشن اور (۲)

وفاقی علاقہ کا انتظام مرکز کے ہاتھ میں رہے گا

کراچی ۳۰ دسمبر۔ مجلس دستور ساز میں مختلف پارٹیوں کے نمائندے "ایوان سے باہر" بات چیت میں طریق انتخاب کے بارے میں ابھی کوئی تصفیہ نہیں کر سکے۔ متحدہ محاذ اور مسلم لیگ کی مخلوط پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا تھا۔ لیکن اس اجلاس میں آئین کی اسلامی دفعات اور طریق انتخاب کے بارے میں کوئی بات نہیں کی گئی

معلوم ہوا ہے کہ مخلوط پارٹی کے ارکان نے طریق انتخاب اور اسلامی دفعات پر غور بعد کے لئے اٹھا رکھا ہے۔ متحدہ محاذ کے لیڈر مسٹر اے کے فضل الحق آج (جمعہ کو) کراچی سے ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ جہاں وہ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار اور متحدہ محاذ کے دوسرے لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔ خیال ہے کہ طریق انتخاب کے مسئلہ پر غور مسٹر فضل الحق کی واپسی تک ملتوی کیا جائے گا۔

جہاں تک طریق انتخاب کے متعلق متحدہ محاذ پارٹی کے موقف کا تعلق ہے۔ وہ ابھی تک ایک سربستہ راز ہے اگرچہ مسٹر فضل الحق ذاتی طور پر جداگانہ انتخاب کی حمایت کا اظہار کر چکے ہیں لیکن متحدہ محاذ کے لیڈر اس سلسلہ میں کوئی قطعی فیصلہ مشرقی بنگال کی صورت حال کو پیش نظر رکھ کر ہی کریں گے۔ متحدہ محاذ کے لیڈر اس سلسلہ میں یہ بات بھی پیش نظر رکھیں گے کہ مخلوط پارٹی [illegible] طریق انتخاب کے بارے میں جو فیصلہ کرے گی اس کا مشرقی بنگال میں کیا ردعمل ہوگا۔

ادھر عوامی لیگ اور ہندو ارکین دستور ساز [illegible] جداگانہ انتخابات کی مخالفت کر رہے ہیں [illegible] تو اسے اپنی سیاسی زندگی و موت کا مسئلہ بنائے ہوئے ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر فضل الحق گروپ کو یہ خدشہ ہے۔ کہ اگر انہوں نے عوامی لیگ کے موقف مخلوط انتخاب کی مخالفت کی تو عوامی لیگ اسے مشرقی بنگال میں اپنی سیاسی مقصد براری کے لئے استعمال کرے گی۔

مخلوط پارٹی نے آج یہ فیصلہ کیا ہے کہ وفاقی علاقہ کی حکومت کی حیثیت سے کراچی کا انتظام مرکز کے ہاتھ میں رہے۔ اس فیصلہ کو [illegible] کا اختیار پارلیمنٹ کو دیا گیا ہے اور [illegible] کے مطابق نئی اسمبلی مرکزی انتظام کے وفاقی علاقہ کی تجدید بھی کرے گی۔

آج کے اجلاس میں وزیر اعظم محمد علی اور مسٹر فضل الحق شامل نہیں ہو سکے۔ محمد علی ناسازی طبع کے باعث اجلاس میں نہیں آ سکے انہیں شدید قسم کا زکام ہے۔

پاکستان کیلئے امریکی تیل

کراچی ۳۰ دسمبر۔ امریکہ کا ایک جہاز تیل بنولہ کے تین ہزار پیپے لے کر کل کراچی پہنچ گیا ہے اس جہاز میں پاکستان کے لئے ایک ڈیزل انجن بھی بھیجا گیا ہے۔ تیل بنولہ اور ڈیزل انجن اقتصادی امداد کے تحت پاکستان کو دیئے گئے ہیں۔ امریکی جہاز پاکستان سے اون چمڑا اور کھالیں، کھیلوں کا سامان اور آلات جراحی وغیرہ لے جائیگا۔

ساڑھے تین لاکھ کا سونا ضبط

کراچی ۲۹ دسمبر۔ محکمہ کسٹمز کراچی کے کلکٹر نے تین لاکھ پچاس ہزار روپے کی مالیت کا سمگل کیا ہوا سونا بحق سرکار ضبط کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں یہ سونا اس سال کے شروع میں تین صرافوں سے انٹی سمگلنگ پولیس نے برآمد کیا تھا۔ اور مقدمے کی تحقیقات کے لئے محکمہ کسٹمز کو دے دیا گیا تھا۔ کلکٹر نے تینوں ملزموں کو دو لاکھ ۷۰ ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی دی ہے۔

ایک ہزار روپیہ کا ناجائز سونا برآمد کر لیا گیا

لاہور ۳۰ دسمبر۔ لاہور لینڈ کسٹمز نے کل تین اشخاص سے ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا سونا جسے وہ سمگل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ برآمد کیا ہے۔ جو پانچ تولے سونا بھارت کو جانے والے ایک شخص نے جرابوں میں چھپا رکھا تھا۔ اور تین تولے سونا بھارت کو جانے والے ایک اور شخص نے اپنے تکیہ میں سیا ہوا تھا۔ سونے کے بعض زیورات اچار کی ایک بوتل سے برآمد کئے گئے۔ جو ایک شخص بھارت سے پاکستان لا رہا تھا۔ کسٹمز کے افسروں نے اس سونے پر قبضہ کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

کراچی ۳۰ دسمبر۔ توقع ہے کہ انتخابی اصلاحات کے کمیشن کی رپورٹ اگلے سال ماہ فروری کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔